

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فِي الْأَرْضِ

وَرَبِّكَ لَكَ الْمُوْلَى

شنبوی حضرت شمس تہذیب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عطاؤ کو کر دہ بہمن عقول و دین را
جسے مخلوق عقل اور دین اسلام بخشنی
فرستم از داعی جان با صفائش
بی جو نہیں دل اور جان سے صفا کے ساتھ
در ان گفتگوں زرق تو فیق جویں
اس بیان میں رشد سے توفیق چاہوں
بنظیر آنرا بکفتم باش سامع
میں بنے نظر میں بیان کیا ہے تو نتیجہ
طریقیت از شریعت نہیں تیر و
طریقیت شرع کے خلاف نہیں ہے

بکویم حمد رب العالمین را
 تمام عالمون کے پروردگار کی حمد کر دن
 درود مصطفیٰ بعد از شناسیش
 دو دو مصطفیٰ پر اللہ کی حمد کے بعد
 مقام چند از ساکن بکویم
 تھوڑے سے مقام ساکن کے بیان کروں
 سلوک مختصر موزوں وجامع
 ملوك کا تھوڑا سا حال مناسب اور کامل
 شریعت را سقدم وارا کنوں
 شرع کو سعدتم رکم

حقیقت راہ برومی خود کشا پید
 حقیقت خود اپنی راہ اسکو بتاوی ہے
بدراوہ چار منزل یا عبارت
 دی ہے چار منزلین عبارت میں
پرازا و صاف حیوانی تماست
 حیوانی و صفوں سے بھری ہوئی ہے
دویم منزل سدا و بانگلک نیں
 دوسری منزل میں وہ فرشتوں تک پہنچئے
ملائک آسمان مکشوون گروہ
 فرشتوں اور آسان کا حال اپر ھٹل جائے
رسد در منزل سوم بحیرہ و
 تیسرا منزل میں دا خل عالم بجہوتہ ہو
نشان ازوی بحقیقتن غیرت آمد
 اسکے نشان کے بیان میں غیرت طاری
ولی با پید گذشت زان مقا
 یکن ان مقاموں سے گذر جانا چاہیے
نظر کردن دران ہر کوشا پید
 ہگز نظر کرنا بھی اسکی طرف لاائق ہے
آب توبہ با پید دل نہیں
 توبہ کے پانی سے جو نہ چاہیے

کسی کو در شریعت را سخن آید
 جو شخص شرع میں پچاہ ہوتا ہے
براہ تربیت پر ان بشارت
 تربیت کی راہ میں پیرون نے نو شجنی
یکی منزل کہ آن ناسوت نہ
 ایک منزل (مقام) جو کاناسوت نام ہے
 ازان منزل اگر خود بکذر وس
 اس مقام سے جو کوئی گذر جائے
دران عالم چوا و معروف گردد
 عالم ملکوت میں جب وہ معروف ہو جائے
چو بگیر و قدم را اوز ملکوت
 جب وہ ملکوت کی منزل سے قدم نکالے
مقام روح بر من حیرت آمد
 مقام روح میں سخشن ہو ن
دران منزل بود کشف و کرامات
 اس منزل میں کرتیں ظاہر ہوتی ہیں
اگر دنیا و عقبے پیش آید
 اگر تمام دنیا اور آخرت ملے
بنور ذکر با پید در گذشت
 ذکر کے ذور کے ساتھ گذر جانا چاہیے

رسد در عالم لاملاہوت بیباک
پسونچیگا لاملاہوت کے عالم میں نہ
نباشد با خدا اخراج کفت دگوئی
بجز خدا کے ساتھ گفتگو کرنے کے
بمحکون و مکان دیکر جہاست
کہ موجود است کے علاوہ دوسرا جہان ہے
شود برہر کی اشیاء مالک
ہر ایک شے کا مالک ہو جاتا ہے

چوگرد دجانم دل از غیر حق پاک
جب جان دل اسوی اللہ سے پاک ہو جائیگا
ورانمشل چهار م حجست وجولی
اس چوتحی منزل میں کوئی تلاش نہیں ہوگی
مقام قرب منزل بی نشاست
مقام نزدیکی کا ایک بے نشان مقام ہے
بعون حق رسدا آنجا چو سالک
اللہ کی مرد سے جب اس مقام میں پونچ جاتا ہے ساک

فصل اول دریان توبہ

پہلی فصل توبہ کرنے کے بیان میں

برنیزم اشکنا چون در مکنون
آنسوگ راؤں عمرہ موئی کے مانند
نختین توبہ باید پس عبادت
پسلے توبہ کرنی چاہئے پھر عبادت
رو چون لشنه می بیند نہ آبست
کہ جب اسکو پیاس جا کر کئے تو پانی نہ
بردم توبہ کن تا وقت مُردن
بردم توبہ کر مرتے وقت تک

کنم توبہ بزرگ آغاز اکنون
کین نئے سر سے توبہ شروع کردن
بردم توبہ باید کرو عبادت
ہر دم بین توبہ کرنے کی عبادت کرنی چاہئے
کہ بی توبہ عبادت چون ملست
کیونکہ بی توبہ کے عبادت کرنی دھوکہ کے مانتہ
برکیک فرص آمد توبہ کردن
ہر ایک پر صدر صریح ہے توبہ کرنی

برون آپنے کفران سوی ایمان
باہر نکل آئے آیمان کی طرف
کند توہہ بھیشہ چون مطیعان
وہ بکرے بیشہ فرمان بردارون کے ماند
بہردم فرض باشد از کرامات
ہردم فرض ہے اور کرامات سے
بھوق باید درین رہ جان پُون
توہہ کی راہ میں مرنا چا ہے

بکافر فرض آمد تاز کفران
کافر پر فرض ہے مگذناشکری کی حد سے
بعاصی فرض آمد تاز عصیان
کن ہمکار پر فرض ہے تاکہ گناہ سے
بخاصان توہہ کردن از مقامات
خاص لوگوں کے لئے توہہ کرنا مقامات سے
زروں حق بباید توہہ کردن
اسوے اقدسے چاہئے توہہ کرنا

فصل دم دیوان قعلیہ یہ مسلوک

دوسری فصل مسلوک کی تسلیم کے بیان میں

شریعت ہم طریقیت ہم حقیقت
شریعت اور طریقیت اور حقیقت
بکرہ حق تعالیٰ ہمچو مصنوع
بنایا ہے اللہ رب تنسے مانند ایک صفت کے
ولی در حروف ہر کیت ہست علی
یکن ہر ایک کی شرح میں مشکل ہے
طریقیت اہ دل شد باقناع
طریقیت رہنا ہے دل کی قاعات کی طرف

چنان کت گفتہ ام بالا حقیقت
جیسا کہ میں نے تجھ سے اور پر محلاً کیا ہے
وجوادی از هر سے مجذب
آدمی کا دجد تینوں سے مجسم وہ
یکی نفس و یکی روح و یکی دل
اکی تمن اور ایک روح اور ایک دل
شریعت راہ تمن آمد بطا عت
شریعت رہنا ہے تمن کی طاعت کی طرف

حقیقت را و جان ستر نہ است

حقیقت رہنا ہے روح کی اور جھپٹا ہوا بھی ہے

اگر طالب بود صادق دریں ہاہ

اگر طالب چاہو اس رسما میں

اگر بوئی ازین خواہی کہ یا بی

اگر اسکا کوئی پتہ پایا جا ہتا ہے

ظل اندرونی صورت خولیش در زن

بگاؤ ڈال اپنی صورت

بیقوی شردل آباد گروان

تقوے سے دل کے شہر کو ب

دو دل امیت رہائیجا یکی شو

بیقرار کے لئے بیان رسما نہیں ہے تقلیل ہے

پرہ منفس خود را گوشہ میں

خاص اپنے نفس کو گوشہ میں دے

صفاتِ نفس شہو تہا بڑیدن

صفتین نفس کی خواہیں ترک کرنا

صفاتِ نفس را بلند کر اکنون

صفتین نفس کی چھوٹ بانیں

صفاتِ روح جملہ حسنی قوت

صفتین روح کی تمام حرکت شوق کی ہے

دروں جان دبیر وون از جہات

روح کے اندر اور جہان کے باہر ہے

ز جان دوں خیز دا ز سر جاہ

جان دوں سے یعنی مرگ کی محبت چھوڑ دے

زستی پا بروں نہ در خرابی

آبادی سے قدم رکھ ویرانہ میں

حصا ر نفس را از سخ بر کن

جسم کا فلمہ جڑ سے کھو ڈال

بہت جان دل راشا و گردن

ہمت (قصد) سے جان اور دل کو خوش کر

دولی بلندارا اول و انگی رو

دو دلیں بچلے چھوڑ بعد اسکے روا نہ ہو

کہ دشمن را نیا بد ر صح حالی

تاکہ دشمن کسی حال میں اپر قابو نپائے

صفاتِ دل ہمہ طاعوت بکردن

صفتین دل کی ہر وقت طاعت میں رہنا

صفاتِ دل چوکا نہ ہست میون

صفتین دل کی ڈھونڈنے کو وہ سپاکہ ہیں

کسی دن نازوگہ و عین دوقت

کبھی نازکی صورت میں اور کبھی عین ذوق میں

گرین

بوجہان

جن

جن

شود مقبول در ولسا پسید
مقبول ہوتا اور دلوں میں جگہ پاتا ہے
باید ہر کیے را قادر امکان
چاہئے ہر شخص کو جانتک حکم ہو

چوہل ہر کیب صفاتِ روح گرد
جب دل تمام صفتینِ روح کی اختیار کر لے جائے
طلبِ اندر صفاتِ ذاتِ حیان
ڈھونڈنے خدا کی ذات کی صفتیں کا

فصل سوم دریانِ خرو

تیسرا فصلِ دخو کے بیان میں

و خصوصاً کو سلاحِ المؤمنین گفت
و خصو کو انہوں نے ہبھیا مسلمان کا فرمایا
بظاہر ہم باطن با بصارت
ظاہرین اور باطن میں حقل کے ساتھ
طمارت باطن آمد از خباثت
پاکی دل کی پاک ہونا ہے براں سے
فرائض با جماعت ہوش میدار
فرضیں میں جماعت کا بحاظ رکھ
بندگر و فکر دا کم محضر باش
ذکر حق و نظر حق میں ہمیشہ مصروف رہ
خلل تا و نزغید در حضورت
تاکہ کھنڈا نہ پڑے تیرے حضور دل میں

چواین گوہرِ محمد صطفیٰ سُفت
جب و خصو کا قاعدہ محمد صطفیٰ صلمع نے مظلوم کیا
باید بود دا کم با طمارت
چاہئے رہنا ہمیشہ با دخو
بود ظاہر طمارت ازنجاست
ظاہر پاک ہونا ہے پلیدی سے
چو وقت آید نماز وقت بگذار
جب وقت آئے عجیک وقت پر نماز پڑھ
ز وقتی تابو وقت منتظر باش
ایک وقت کی نماز سے دوسرے وقت کی نماز کا متعدد
سخن باکس مکوا لا ضرورت
بات کسی سے نکر بے مزورت کے

بہر حالے خدا را شکر میگو
 بہر حال میں خدا کاشکر بجا لایا کر
 ز خود بیگانہ با حق آشناباش
 اپنے آپ سے بیگانہ خدا کا آشتباہ
 در دشت تانیا بدرہ غزال
 تاکہ تیرے دل پر شیاطین قابو نہ پائیں
 چوستی دزد امین پاشن میخند
 جب تو نے پور کو باندھ لیا خوف نہ اونس
 بہر و حضرت حق پا کر است
 بیجاو درگاہ خدا میں عزت کے ساتھ
 سخن گوید ز قدرت بی شالی
 کلام فرمائے بے شل قدرت کا
 قدیمت آن رحیق نشر لئے این لو
 قدیم ہے کلام اشک طرف سے ادراہواز کذبیا
 ہمیشہ اقتدا کن بادل و جان
 ہمیشہ پروردی کر دل و جان سے
 نماز خود حضور دل بجوئی
 اپنی نماز میں حصہ دل بھم پہنچاؤ
 چور دز آید بیبا یہ بودھا صائم
 جب دن آئے تو روزہ رکھنا چاہئے

بہر جائے کہ باشی ذکر میگو
 جہاں کمین رہ ذکر حق کرتا رہ
 بہر جائی کہ باشی با خدا بآش
 جہاں رہ با خدا رہ
 مدد مرد و دن حق را جامی دل
 ماسوبے اللہ سے دل نہ لگا
 خواہیں را چون دزد پر نہ
 پانچون خواہیں کوچو کے مانندہ یا نندہ
 پس انگلہ خست طاعت میں اسلام
 بعدہ اسباب طاعت کا محفوظ
 اگر خواہی کہ با تو حق تعالیٰ
 اگر تو چاہے کہ تجھ سے اللہ برتر
 بخوان قرآن کلام اللہ لشبو
 پڑھو قرآن مجید اللہ کا کلام سن
 نہ امست را امام خویش گردان
 پشیمانی کو اپنا امام کر کر
 اگر خواہی سخن با حق بکوئی
 اگر تو چاہے کہ اللہ سے کلام کرے
 چوشب آید بیبا یہ بودھا صائم
 جب رات آئے تو کھڑا رہنا چاہئے

ناید کا مشکل برو آسان
سلام ہو کا مشکل کام تجھکو سسل

شب رو رت چو گرد و با تو میان
رات اور دن تیرا جب برابر یا نست میں بسر گا

فصل چہارم و ترک ف نیا

چوتھی فصل دنیا چھوڑنے کے بیان میں

تو کل برو خدا کن پالیقین تو
بھروسے ائمہ پر کریقین کے ساتھ
چراں بندی تو دل در کار دنیا
کیون باندھتا ہے دل کام میں دنیا کے
باید دا دل را با خدا وند
وے دنیا چاہئے دل اللہ کو
کہ یاد مرگ از دل دور کر دت
یعنی یاد موت کی دل سے بھلا دی ہے
بکر دہ یاد مرگ از دل ہمہ دور
کر دی ہے یاد موت کی دل سے باکل فرامش
چو بکر نیمی پیدا ویشان بیا میز
جب دنیا سے بجاگ چکے درویشون سیل جمل کر
خرین لیاں داش دروی چون غیر یا
غمگین رہ دنیا میں سا فرونگی مانہ

زدنیا ترک گیر از بہر دین تو
دنیا کو چھوڑ دین کے داطے
چو با پید فتنت زین دار دنیا
جب تجھکو ضرور جانا چاہئے اس دنیا کے گھر ہے
نیا یہ بست دل بازن و فرنہ
نہ لگانا چاہئے دل جو بہ اور بچوں سے
زہی غفلت کہ مارکو کر دت
کیا خوب غفلت ہے جسے ہمکو اندھا کر کھاہی
بغفلت ہاے دنیا خلق مغرور
غفلتون میں دنیا کی مخلوق مغرور ہے
زدنیا داہل آن چون تیر گیر نیز
دنیا اور دنیا دارون سے تیر کی مانند بجاگ
علائمہ اے دنیا قطع گر دان
تعلقات دنیا کے چھوڑ دے

اگر جمعیتِ دل حاصل آید
اگر اطمینان دل کا حاصل ہو

دعا کے گرنی امکاہ شاید
کوئی دعا اگر کرے تو اس اطمینان میں لائیج

فصل پنجم دری مرشد

پانچویں فصل طلب میں پیر کی

کے پیری را بجوید رہیں دین
کہ کسی پیر کو ڈھونڈنے سے رہنا دین کا
ہمان بستر کہ پیش شیخ شیدید
دہی بتر بھک پیر کے پاس پڑھئے
زائر رازِ نہانت رازِ کوید
چھپے پورے بھید ون سے بھید کے
دران میل ہر کیک ہوش آید
اور اس شال کا تمب دھیان کو
ہلاکت رازِ بزرخویش کرو
ہلاکی اپنے لئے اختیار کرتا ہے
ببا یہ تا وہ ازره نشانی
ضروری ہے تاک رسٹہ کا پتے تا نے
بچنے و قش نبو دی ایسیج سودی
سواد بادینے کے اس جماز سے کوئی فائد نہ تا

ادب
بہجت
بہترانہ

نباشد بہتی دی را ہیج بہ زین
نہیں بہتی کے لئے کوئی نشانہ بہتر اس سے
اگر خواہد کہ خلوت را گزندید
اگر چاہے کہ خلوت اختیار کے
زندگی و بدتر اتا بازگوید
تا کہ نیک و قریب سے تجکو آگاہ کرے
مشالش را بکویم گوش دارید
اسکی مشال میں کتا ہون کان رکھ لستے
اگر بے پیر کاری پیش گیرد
اگر بے پیر کوئی کام شہ وع کرتا چج
چنان کا نہ رجہازی دیدہ باتی
چھے ایک جماز میں ایک دیدہ بان
اگر آن دیدہ بان دردی نبوی
اگر دو دیدہ بان دس جماز میں نبو تا

گل خوشبو می پر از خار باشد
 پنجوں خوشبو کا کانٹوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے
 بخلوت کا ہ نشیں تاش و رود
 تنائی کے مقام میں بیچہ رات دن
 یکس عادت تو با خلق بودن
 عادت کر اور خلق بیک کے ساتھ رہنے کی
 رسید کارشِ فضل حق باتِ حم
 پہنچتا ہے کام اسکا اند کے فضل سے انعام
 بیک لحطہ کشا یہ کارہایش
 کہ ایک لحد میں گر کے ہوئے کام کے چل بکالے ہیں
 درونت تا وہم گ شستہ آواز
 تاکہ تیرے دل میں کھو یا ہوا آواز روے
 ز حسن خوش عقل از توز باید
 اپنے حسن سے تیری عقل یکبارگی یجاۓ
 نمایدرو بزریور ہائے انوار
 سخنہ دکھائیں اپنی اپنی حقیقتوں کے ساتھ
 ز جائے آب و گل او وور بیا
 پانی اور مٹی کے مرتبہ سے وہ دوہرہ ہوتا ہے
 ز دوں حق بگردوبی نیازی
 ما سے اللہ سے حاصل ہو گئی بے پرواہی

خطر و راه دین بسیار باشد
 خوف دین کے سنتین بہت ہوتا ہے
 چراغ نور باطن را برافروز
 چراغ دل سکر وز کار و دشیں کر
 بہم گفت و بہم خور دن خفتن
 تھوڑا کلام تھوڑی قدر تھوڑا سونے کی
 کی کیسی ذکر گوید صحیح تا شام
 جو شخص کردار کرتا ہے صحیح سے شام تک
 چنان حاصل شود دل صفائش
 ایسی پیدا ہوتی ہے اسکے دل میں صفا
 دو پھم خویش را بر بند چون باز
 دو نون آنکھیں اپنی بند کرنے باز کی مانند
 عروسِ معرفت چون رُخ کشید
 دو ڈھن سرقت کی جب منہ مکھ لے
 بیک ساعت تراہفتا وہ نجید
 ایک گھری بھری تجکدر ستر سستہ (نہ سب) بیا
 در ان حالت مقام نور باشد
 اس حالت میں مقام نور کا ہوتا ہے
 در انخلوت بعاشق عشقیاری
 اس تنائی میں عاشق سے عشق کی بازی کیں گے کتنے

فصل ششم دیباں تفرید و تحرید

چھی فصل گوشہ نیشنی کے بیان میں

بیا یہ تاکشا یہ کار توحید
ضروری ہے تاکھل ہونے مشکل توحید کی
زد و حق بدلت فرید یا یہ
ما سے اللہ سے دل میں تفرید چاہے
بفقرو فاقہ با یہ بودنش مرد
شکستہ حالی اور خاقہ کشی ہیں لہو چاہئے مرد تباہ
رسد زان مرتوکل اضریش
پہنچتا ہے اس سے خصوصاً توکل کو بہت صنان
درخت حص را از بخ بر کن
درخت حص کا جڑ سے اٹھا ڈا
حیا بز پیش وی کی میکشا یہ
پردہ اسکے سامنے نے کب اوٹھا ہے
منی و ما در آنجا بس حرست
مین اور ہمہ اس مقام میں بخت حرام ہے
بجز عاشق نگنج دس وران کو
سما عاشق کے کسی گناہ کس ایں کو چھین ہیں

درین رہ بہ درا تفرید و تحرید
ایس سستہ میں مرد کے لئے تفرید اور تحرید
نختیں مرد اتحرید بایہ
سب سے بلے مرد کے لئے تحرید چاہئے
ہپ پیوندِ قناعت بایہش کرد
ایک پیوند پر اسکو چاہئے ہے قناعت کرنا
اگر چیزی بود در ملک و دش
اگر کوئی شے ہوتی ہے در دش کے ملک میں
لباس فقر ایپیو شن تن
پوشاک فقر کی پین تن پر
ذملک خوبیش تا بیرون یا یہ
اپنے ملک کو جب تک چھڑ نہیں دیتا
مقام فقر بس عالی مقام ست
مقام فقر کا بست بلند مرتبہ ہے
بجز صادق ندار در وران سو
بچے کے سوا اس طرف کی راہ کسی کو نہیں ملتی

یقین باید دین رہ تو شہ دل
یقین چاہیے اس رستہ میں زاد راہ دل کا
یقین تو شہ دران نزل نہ رو
کر زاد راہ یقین کا اس نزل ہیں کہ نہ لیکے
شختیں جان بدہ و انگلہ تو می آئے
پلے جان دے دے بعد اسکے تو داخل ہو
مکراں نکس کہ باز د جان وتن ا
سو اس شخص کے جو جان اور تن کو ہا جائے
در دین وادی بی خوف و خطر
اس جگل میں بہت خوف اور خطر ہے
میان ہر دو باید بود ما را
در میان د دونوں کے سرنا جا ہے ہمکو

طريق قرار ہے ہر سہ مشکل
طريقہ فقر کا ایک سخت مشکل رستہ ہے
دران وادی بی گراہ گشتند
اس جگل میں بہت سے راہ بھول گئے
جان باید برفت اینجہ نہ از پا
جان ہے چلنی چاہیے یہ راہ نہ کہ پاؤں سے
شکل پر و رچہ داند این سخن را
پیشو کی جانے یہ بات
میان کفر و ایمان راہ قفتر
در بیان کفر اور دین کے رستہ فقر کا ہے
نشاید خوف غالب نی رجا را
ن خوف کا غلبہ چاہیے نہ رجا کا

فصل ہفتم در میان معرفت

ساتوں فصل پچان کے بیان میں

بُرُون آرم ز در یا ڈر مکنون
نکالتا ہون میں در بیا سے عزہ مو قی
مقام قرب حق را گشت و اصل
اَللّٰه کی ندویکی کے در تہ بیک ہوئے گیا

سخن در معرفت چون رفت کنون
کلام جب معرفت کا شروع ہوا سوت
کسی کو معرفت را کرد حاصل
حضرت معرفت کو حاصل کب

کے از خاکِ محمر صور تم کر د
کنے تھوڑی مٹی سے بیری صورت کا خیر نہای
وجود آدمی را کرد صورت
آدمی کے جسم کی صورت بن لئی
بنخی روح درتن کر د جان را
روح پھونکنے سے جسم میں جان ڈالی
کمر اداد قوت تاثینہ
کمر کو طاقت دی کہ بیٹھے
خود را "عقلت داد و انا لی" کہ جو یہ
عقل کو جان بوجہ دی کہ ڈھونڈھے
روانی دادہ ریکب جملہ ہارا
روانی اور حرکت بخشی
جان دادن چرا غمناک گردیم
جان دینے میں کیون غمگین ہوں
شوی و اصل کنی حاصل خدارا
ہو جائے ملے والا پائے خدا کو

ترا با پیدھ کر د با خود
تجھو چاہیے فلک کرنی اپنے آپ سے
زبی پاکی کہ از خاکی بقدر ت
کیا خوب ہے وہ پاک کہ تھوڑی خاکستہ قدر کے
بکوہر بامہر تن کر د آن را
جوہر دن سے زینت بخشی اسکو
بصر ادا دینا لی کہ بیند
اندھ کو روشنی دی کہ دیکھے
زبان را داد گویا لی کہ گوید
زبان کو گویا لی دی کہ کلام کرے
و گرد و دست و دیگر ہر دو پارا
اور دونوں با تھون اور دونوں پانوں کو
چواز خاکیم و آخر خاک گردیم
جیکہ ہم مٹی کریں اور آخر مٹی ہو جائیں گے
بین گونہ چوبشاںی خدارا
اس طرح جب بجا نے تو خدا کو

فصل ششم دریان عشق

آلہوں فضل عشق کے بیان میں

چوتھا ماندہ سامونس در آمد
 بامور ل جسے اکابر فیق کے ساتھ آیا
 خدار اعشق اندر دل قدمست
 خدا کا عشق دل میں قدم ہے
 تم در تاب و چون زلف پیچان
 جسم میرا اسکی گری سے زلف کی لاندہ تا پیچ میں
 ہمان صورت شود عاشق ضرورت
 دہی صورت ہو عاشق صندو
 کلاش را گبوش خود شنیدن
 کلام عشوق کا چاہے اپنے کا نون سننا
 بیوی دوست گرد چون بیشاوق
 دوست کی بوکے ہوتے ہیں مانہ عاشقون کے
 گبوش دل کندہ فحیم کا لش
 دل کے کان سے بھتا ہے کال اسکا
 توں عشق باطن درحقیقت
 تو عشق باطن کا ہے حقیقت میں
 ندانداونشان جبکوی عشق
 نہیں جانتا ہے وہ پتہ کیا عشق کی کل کے
 درین میدان سرافراز درین کوی
 اس میدان ہیں سر بنی میں شامل کرتا ہو اس کل میں

تم باجان درین عالم بیا مدد
 سراج جان کے ساتھ اس عالم میں آیا
 جگر پر خون زرد دل دوست
 جگر خون کا بھرا ہوا درد سے اور دل ڈکٹے ہو
 محبت در دل عاشق در جان
 محبت دل میں ہے اور عشق جان میں
 محبت گر شود طاہر صورت
 محبت اگر ظاہر ہو صورت میں
 بخواہ پشم سر عشق دیدن
 چاہے سر کی آنکہ عشق دیکھنا
 کہ از مرتا قدم این جملہ شتاق
 کیونکہ اسریب کے سب مشتاق
 نہان اندر نہان بینہ جمالش
 دل پوشیدگی میں دیکھتا ہے حسن اسکا
 توں عاشق بطاہر در طریقت
 تو عاشق ہے باعتبار ظاہر کے طریقت میں
 چو عاشق کشت کس روی عشق
 جب عاشق ہوا کوئی عشق کے منہ کا
 سرگان عاشق کہ دریا بدانین بیوی
 جو عاشق پاتا ہے اسکی بوی

نیا بِلطف اور ایسچ محنلوق
نہیں پہنچتا ہے اُسکے لطف کو کوئی شخص
شود عاشق بروی خود نگارا
ہوتا ہے عاشق اپنے منہ پر عشق

اگر عاشق شود و در بار معشوق
اگر عاشق جاتا ہے عشوون کی بار بگاہ میں
نهانِ خویش بیند آشکارا
عقصور اپنا دیکھتا ہے کھلم کھلا

فصل نہم در بیان فنا و بقا

ذین فصل فنا اور بقا کے بیان میں

بقا اندر بقا عین تجارت
بقا در بقا عین بقا ہے
بحق یا بی بقا فے زندگانی
اللہ کے ساتھ پائے بقا زندگانی کا
بقا جملہ صفاتش را شمر دند
بقا اُسکی تمام صفتون کو شمار کیا ہے
نہ ہر کیک اصفیا و اتفیار ا
نہ اصفیا اور اتفی میں کسی کے لئے موت ہے
زشغٰل کار دُنیا غزل باشد
اور دنیا کے کاموں کے شغل سے عالم ہو جانا
دل خود را زد و نش پاک شیو
اپنے دل کو ماسوے اشہد سے خوب پک کے

فنا اندر فنا عین فناست
فنا در فنا عین فنا ہے
اگر گردی تو در توحید فاتحی
اگر ہو جائے تو توحید میں فنا
فنا ترک ہوارا نام کر دند
فنا خواہش چھوڑ دئے کا نام رکھا ہے
نباشد موت ہرگز انہیارا
نہیں ہے موت کسی نبی نبکے لئے
زداری تا بد اری نقل باشد
بلکہ انکی موت ایک گھر سے دوسرے گھر میں جائے
چو او باتست تو ہم باش پا او
جب دہ تیرے ساتھ ہے تو بھی اسکے ساتھ ہو

فصل دہم دریان سفر

دویں فصل سفر کے بیان میں

قدم باہوش دار از چاہ و از کو
 قدم بچا تار که کنیں اور گلے سے
 یعنی را تو شہ کن رو بر عنایت
 بیکین کوز اور او بنا چل عنایت پر بھرو کئے ہوئے
 سختیں تو بہ کیر دا نکے رو
 پہلے تو بکرے اسکے بعد سستہ چنان شروع کر
 اقامت کون اندر وی نشاید
 اس منزل میں سعیم نہ ناچا ہے
 بہر عالم غراہبہا بچیں نہ
 بہر عالم میں غائب حاصل ہو گئے
 نہ در دنیا زین پیمائدت کو
 نزک دنیا میں زین نانپی چا ہے تجھ کو
 اگر کیتا شوی مرد خدا ای
 اگر کیدل ہو جائے تو تو مر حبذا کا ہے
 بنظیم آور دمش آنرا بدھ فصل
 نظم کیا کیں نے اس بکو دس فصلوں میں

سافر باش دا مہراہ سیرو
 سافرہ ہمیشہ راہ طے کرتے ہیں مصروف ہے
 چورہ دورست منزل بی نہماں
 جب راہ دور دراز ہے اور سرمنزل لا اتنا
 ز صورت پا برون نہ پس وانش
 صورت سے قدم باہر مکال بعدہ رو اندہ ہو
 ہر آن منزل کہ او در پشت آید
 جو منزل تیرے سا منے ۲۷
 بہر ملکے عجاہبہا پیسند
 ہر ایک ملک میں صحابہ دیکھیکا
 سفر از خود بدل میباشد کو
 سفر اپنے جسم سے دل کی طرف کرنا چاہے تجھو
 رہی نزدیک دوری از دو تا
 راہ نزدیک ہے دور ہے تو دو دل کی وجہ سے
 بیکن راہ کارہ سرچہ بو دبر اصل
 اس راہ میں جو کچھ اصل کام تھا

مر لپی را ہمہ قدرست کافی
دین کی راہ کے لپیں کو شناختنے والا ہے
حسابِ حسابان تاریخ درود
عابسون کے حساب سے تاریخ ہوئی

مر جیان را ہمہ قدرست کافی
مریدون کے لئے اتنا ہی کافی ہے
زیر حضرت مفہوم و پنچاہ و ایک
بھری سنت سات سو ستادون تھے

شده این مختصر منظوم موزون
ہو گیا یہ مختصر نظم سلسلہ
کہ مرغوب القلوب کم گفتگو کنون
کہ مرغوب القلوب مکو کہا میں نے اب

شک و سپاس مردای رازی باست کہ از حمت کاملہ خود انسان ضعیفہ الہیاں را بد رجہ قرب
و عرفان خویش سرفراز فرمود و ہزار ان صلوٰۃ و سلام بر حضرت سید زادہ

ہادی خاص و عام کہ کمال شفقت و رافت او سو منان را از ظلمت و مظلالت

بیرون آورده تو ہر قوی دعوی و میور نموده و بعد جسہ ولغت بر

صاحبان سعارف ربانیہ پوشیدہ مہا دکشنوی عدیم ایم ایم

معروف پشنوی حضرت سی تبرز بامہ تمام عاجز

محمد عبدالقدوس صدیقی کلشنوی در طبع محبیانی

کلشنوی جمس طبع طبیوع شد

دلکش صاحبان ہن

گردید

شنبہی حضرت شیخ فرید الدین عطاء مختار

ابسم احمد الرحمن الرحيم

ہر دو عالم جر عہ تو ش از جام تو
دو نون سیرا ب تیرے پیالہ سے
ہر زمان خود رائشی و انہو و
ہر زمانے میں اپنے آپ کے ایک سے انداز سے کھا
حامد و محمود خود یہ کم بود و لس
تعریف کرنے والا اور تعریف کیا اس بھی تھا اور اس
ہر صیغہ میں مصطفیٰ آیات اور
جو قو دریکھتا ہے اُنکی آیتوں کا مجموعہ ہے
از ہوا ی روی او در اش اندر
اسکے نہ کی محنت سے آگ میں ہیں
از شراب عشق اور میت مردم
اسکے عشق کی شداب سے ہبھٹھ کا است

افستا ح نام ہا از نام تو
آغاز سب ناموں کا تیرے نام سے
آن خداوندی کہ ور عرض وجود
وہ ملک جسے وجود کے میدان میں
چون بعالم نیست غیر بارکس
جیکہ تمام عالم میں بار کے سو اکوئی نہیں ہے
جلہ فرات جہاں مجرمات اور
تمام ذرے دنیا کے اسکا آنکھیں ہیں
از عشق عناصر خوش اند
اسکے عشق کی شراب سب عفرست ہیں
دیدہ ام ذرات عالم ر ا تمام
دیکھا ہے میں نے عالم کے تمام اذر و نکو

بخوبی از مستی و گوپاں کو شراب
 مستی سے بے آپ میں اور کر رہے ہیں شراب کھان
 گرد رین رہ میر دی بگذر ز ناز
 اگر تو یہ راہ طے کیا جا چتا ہے تو باز کو چھوڑ
 در دخواہم سوز عشق و اشتیاق
 در د چاہتا ہوں سوز عشق اور اشتیاق
 ہر چہ پایا یعنی غیر طلوب آن اب سوز
 عشق کے سوا جو کچھ پائے جلا دے
 دل ندارد ہر کہ شیدا فی ثبت
 وہ بیدل ہے جو تیرا حاشی نہیں ہے
 در دل طالب بغیر از یاریست
 دل میں طالب کے یاد کے سو نہیں ہے
 دل نز فکر ہر دو عالم بر کرفت
 دل کو دو جہاں کی فنکے الگ کر دیا
 ہشت خوب خود توئی ای سلکھو
 آٹھ طبقے جنت کے تو یہی ہے اے نیک غے
 نی باستدلال ف لعلیست این
 نہ کاستدلال اور تقید کے قبیل ہے ہے
 انچہ دیدی نیک و بدحالیست
 جو جلا بڑا تو نے دیکھا تیرا ہی حال ہے

لغفہ آپ اند و میو سیو نید آب
 پانی میں ڈوبے ہونے اور پانی ڈھونڈھنے ہیں
 زاد راہ عشق عجہست و نیاز
 زاد راہ عشق کا عجہ ز اور نیاز ہے
 من خواہم مال جاہ و مطراق
 میں مال اور مرتبہ اور شان و جل نہیں جاتا ہوں
 اتشِ در و طلب در دل فروز
 طلب کے در دکی آگ دل میں جلا
 جان ندارد ہر کہ جو یا می ثبوت
 دو بیجان ہے تو تیرا ڈھونڈھنے والا نہیں ہے
 طالب ای را ز دو عالم کا ثبت
 طالب ہوں کو دو فون جان سے کامنیں ہے
 ہر کہ سو دامی طلب سرفت
 جسے شوق طلب کا کیبل
 چون سو داوصاف و اخلاق فیض
 جب تیرے و صفت اور خلق نیک ہو جائیں
 انچہ کفر تم ہست از عین ایقین
 جوین نے کما عین ایقین کے قبیل ہے
 حشر بر تو صورت اعمال تست
 تیرا شتر تیرے ہی اعمال کی صورت ہے

گر جراں نیک و گر بد دیدہ
 خواہ تو نے نیک ہا تھہ دیکھل خواہ بڑا
 ہر دو عالم خود توئی بنگر دے
 دونوں جہان خود تھی ہے دم بھر تال کر
 ہرچہ سنجواہی شودز و حصلت
 جو تو چاہتا ہے تجھ کو آبی سے ملے گا
 خود خود آیات خود را بازیاب
 تو آپ اپنی ذات سے اپنی نشانیان دیافت کر
 عارف اشیا کماہی خود توئی
 پچانے والا چڑون کا تھیک نیک تو آپ ہی ہے
 مطلع الفجر شر ازین گفتند ہم
 مطلع الغبراء کو اسی لے کا ہے
 چون نماند و ہم تو معلوم اوست
 جب تیرا دہم زرا معلوم وہ ہے
 ہم توئی و پائز جواز خود نشان
 تو آپ ہی ہے اپنے آپ کا پتہ لگاؤ
 عارف خود شوکہ بشنا اسی خدا
 پچانے والا اپنا ہوتا کہ پچانیگا تو خدا کو
 چون یکنہ خویشتن رہ یافتی
 اگر تو نے اپنے جید کو درافت کر

ہرچہ میں نی ہم از خود دیدہ
 جو تو دیکھتا ہے اپنی ہی ذات سے دیکھا
 تو بہ معنی جان جملہ عاملے
 تحقیقت میں جان ہے تمام عالم کی
 لوح محفوظ است و معنی دلت
 لوح محفوظ ہے حقیقت میں تیرا دل
 و تحقیقت خود توئی اُم الکتاب
 حقیقت میں تو خود ہی قرآن شریف ہے
 صورت نقش الہی خود توئی
 صورت نقش الہی کی تو آپ ہی سے
 ہست انسان برزخ نور و علم
 ہے انسان برزخ نور اور تاریکی کا
 برزخ جامع خط موہوم اوست
 برزخ جامع خط موہوم خط دہ ہے
 انچہ مطلوب جہان شد و جہان
 جو تمام جہان کا مطلوب ہے جہان میں
 من عرف زان گفت شاہ اولیا
 من عرف اسی بسب سے فرمایا دلیون کے باوشاہ
 ہم ملک ہم نہ فلک بشنا ختی
 فرشتوں کو بھی نوآسمانوں کو بھی تو نے پچانی

تائگر دی محو خوداے نازمین
 جب تو آپ مت بجاے ناز کر
 پر صبح خود میں ہمہ کوئی مکان
 اپنی برداخ دیکھ تمام جہاں کو
 از خدا و خلق بیشک آگئی
 خدا و خلق بیشک آگاہ ہو جائے
 این معاملی کشتہ بودا و راعیان
 یہ مضمون اسکو معلوم ہوا تھا
 قیمت اندر جگہ ام غیر خدا
 نہیں یہ رے چنے میں سو اخذ کے
 کہ بصورت پیش تو دعوی نمود
 کہ ظاہر میں ہیرے آگے دعوی خدا ہونے کا کہا
 وہ انبیاء چنکیو سفتہ است
 یہ مضمون کیا خوب بیان کیا ہے
 گر نہان و گر عیان لین راز
 خواہ پوشیدہ خواہ ظاہر مضمون ادا کیا
 بیشک ہوئے تو اس مضمون سے آگاہ
 خود ہر حق سب باطل نہیں این
 خود دہ سب خدا ہے قول علطانہمین ہے

کی شوداں سر ترا عین القین
 کب ہوئے بھیتیرے یہ عین القین
 چون عشق دوست باشی حافظش
 جب دوست کے مجتہین ہوئے توجہان
 کر کہنے خود ترا باشدہ ہی
 اگر اپنے بھیت کا تجھکو سستہ ملھاے
 آنکہ شحافی ہمی کفت آن زمان
 جو شخص شحافی کتا تھا اس وقت
 ہم ازین کفتہ است و رجھر صفا
 اوس اک دجہ سے کہا ہے کوہ دریا سے صفا
 آن انا الحق کشف انبیاء نمود
 اس کلر انا الحق نے اس مضمون کو ظاہر کیا
 لیس فی الدارین آن کو کفتہ
 لیس فی الدارین جسے کہا ہے
 ہر کس انبیاء بہ نوعی بار کفت
 ہر ایک نے یہ مضمون ایک طرح سے کہا
 گر نہان دا ز قوئی با قوا شر
 اک رہے تیری خودی سے تجھ میں کوئی نشان
 و رحقیقت ہر چیز ہت ایمرو دن
 حقیقت میں جو کچھ ہست ہو ای و اندر دین اسلام کے

معہ وزارت میں آنہ تھی پانچ زاد کا مدد بھیان دیا تھا۔ اس شرمن اشارہ ہے حضرت پابزرگ علیہ السلام کے ایک تولی کا کہمجانی ہاٹھ خانہ فی ۱۷

تقد خود را نیکوںی محجب
 اپنے نقد کو قدر ص کتا ہے تعجب ہے
 کب تھما داری چرا لی بینوا
 تو خزانوں والا بے کیون بے سامان ہے
 خس نہاید بحر جوں خس پوش شد
 گھاس دکھائی دیتا ہے دریا بھگھاس میں جھپ کیا
 نفس سل بار روح گرداں، نفس
 نفس کا روح کا موافق بناؤ
 کی دوا یا بی دل مجر روح را
 کب دوا یا بیکا تو رخی دل کی
 کریتغ لاکشی این اڑ دہا
 اگر نفعی کی تلوار سے مار گیا تو نفس کا اثر دہا
 آنکہ از حق تافت بر وی با قدر
 جس پر خدا کے نور کی چمک پڑی
 درحقیقت ان کہ دل بو قش مولو
 حقیقت من اس مراد دل بحق
 تافتمن گیر در و نور خدا
 چمکنا شروع ہوتا ہے اسیں اللہ کا نور
 آنچہ نہ پہا نست از خلقِ جہاں
 جو پوشیدہ ہے بخندق سے

عین آبے آب میجوںی محجب
 تو عین دریا ہے اور دعوہ طھتلے تعجب ہے
 پا و شاہی ارجھہ میمانی کدا
 تو ما و شاہ ہے اگر جی فیقر کے مشابہ ہے
 از تولی دریا کتوں خس پوش شد
 خودی سے دریا اب خس پوش ہو گیا
 گروصال دوست میداری ہو گیا
 اگر دوست کے ملنے کی ہوں رکھتا ہے
 انگر و نفس تابع روح را
 جب تک نفس روح کا فرمانبردار نہیں ہو گا
 مرغِ جان از خبیث تن یا بد رہا
 جان کا پرندہ جسم کی قید سے پا بیکار ہائی
 دل چھ بآشد غیر نفس ناطقہ
 دل کیا ہے، سوانح نفس ناطقہ کا ہے
 آنکہ دانا گفت عقل مستقاد
 جس کے عقائد نے عقل مستقاد کہا ہے
 چون مجر و شد دل از حرص ہوا
 جب ایک ہوا دل حرص اور ہوا سے
 در دل صافی تو آن دید عنیان
 صاف دل میں کلم حلا دیکھ سکتے ہیں

چون شاہزادت اور اول گبو
 جب نظر آئیں تو اسکو دل کر
 دل چہ باشد منبع اسرار حق
 دل کیا ہے خدا کے بعید و نکار خیر
 می نماید اندر و ہر بیش و کم
 دلکھائی دیتا ہے اوسمیں ہر کم دن پا دہ
 در دل صافی نماید حق تعالیٰ
 صاف دل یعنی ہو عیان بر تر حند
 جملہ عالم چون تج جان سے دل
 جس تمام عالم جنم کے ماند اور انکی جان دل ہے
 از مکان تا لامکان یک گام دل
 دنیا سے لامکان تک دل کا ایک قدم ہے
 دل نباشد انکہ باکہ پروری است
 دہ دل نہیں ہے جیسی غرور اور کر کے
 دل بدست اور کہ دل میراث است
 دل قابو میں لا کر دل دہست کی میراث ہے
 از دو عالم پا خدا پر داختن
 دونوں جہان میں صرف خدا کا مشغول رہنا
 قید را بگزارو و مطلوق شوو
 قید کو چھوڑ دے اور آزاد ہو جائے

متن گلی و مجزئی اندر د
 گلی اور جزئی متنے اُسمیں
 دل چہ باشد مطلع انوار حق
 دل کیا ہے خدا کے نورون کے محلے کا مقام
 درحقیقت و ان کہ دل شد جام جم
 جان لے کر حقیقت میں دل جنم کا جام ہے
 دل بود مرآت وجہہ ذواجہلال
 دل ہے آئینہ خدا اگی ذات کا
 پیش ساکع کے شرحانست دل
 آگے ساک کے انسکا عرش دل ہے
 جملہ علم جرم نوش جام دل
 تمام عالم پیرا ب ہونے والا دل کے جام کا
 دل مقام استوانی کبریاست
 دل مقام ہے انسکے جلوہ فرمائونے کا
 گریخواری کہ بینی روی دوست
 اگر تو چاہتا ہے کہ دوست کا تنہ دپ کھے
 عشق چہ بود قطرہ دریا سخت
 عشق کیا ہے قطرہ کو سندھ بنانا
 عشق آن باشد کہ باطل حق شوو
 عشق دہ ہے کہ باطل حق ہو جائے

در مقام سرمدی پیوستن است
 مقام سرمدی میں پہنچ جانا ہے
 ہر چہرہ مژہ عشق بود آنرا بسوت
 جو کچھ عشوق کے مساوا تھا جسلا لو یا
 بر فراز نہ فلک جائے تو شد
 نو آسانوں کے اوپر تیری جگہ ہو گئی
 تاکہ آرد مرزل بخا را پدام
 کہ خاص زینجا کو قابو میں لائے
 بہر دید دوست سوی نور برد
 دوست کے دیدار کے لئے نہ کی طرف لیکیا
 یافتہ اوریں جنت از صمد
 پانی حضرت اوریں نے جنت خدا سے
 تا مقام او شود حق لیقین
 تاکہ اذکارا معتام حق لیقین ہو جائے
عشق میکو یید سبب رانگر
 عشق کرتا ہے سبب پیدا کرنے والے کو دکھی
عشق میکو یید بجز مو لے محو
 عشق کرتا ہے ما سوا اللہ کے کچھ نہ ڈھونڈدہ
عشق میکو یید زستی دلگذر
 عشق کرتا ہے کہ ہستی سے گذر جا

عشق از هستی خود وارستن است
 عشق اپنی ہستی سے ریالی پا ہے
در دل عاشق چو شق آش فروخت
 عاشق کے دل میں جب عشق نے اپنی آگ سکھائی
 کر مقام عشق ماواے تو شد
 اگر عشق کا مقام تیرے اگر ہوا
عشق یوسف در ازان ساز و غلام
 عشق حضرت یوسف علیہ السلام بتاتا ہے
عشق موسیٰ را بکوه طور برد
 عشق حضرت موسیٰ کو کوه طور پر لیکیا
عشق علیٰ را بگردون حی برد
 عشق حضرت علیٰ علیٰ کو آسان پر لیجاتا ہے
عشق احمد را بود معراج دین
 عشق حضرت محمد صلیم کے لئے دین کی ٹیکھی ہے
عقل در اسباب میدار و نظر
 عقل بیرون کو دیکھتی ہے
عقل کو یید دستیا و عقیل بجو
 عقل کرتی ہے دینا اور آخرت ڈھونڈدہ
عقل کو یید علم آموزد نہ نہر
 عقل کرتی ہے کہ علم سکھاتا ہے نہ نہر

عشق میکوید کہ ترک خوشن کن
 عشق کتا ہے کہ اپنیستی سے قطع نظر کر
 عشق کو یہ درد و سور و غم طلب
 عشق کتا ہے کہ درد اور سور فرم طلب کر
 از خودی میکار کی بیگانہ شو
 خودی سے دغناہ بیگانہ ہو جا
 از محبت ہر دو عالم شد پر یہ
 محبت سے دونوں جہان نسواں ہونے
 گر نباشد جان چہ کار آید پدن
 اگر جان نہ تو جنم کس کام آئے
 میل ول ہرسو اگر باشد چہ دو
 دل کی خواہش اگر ہر طرف ہو تو کیا بعید ہے
 از طفیل عشق آمد در نبود

عشق کے طفیل سے وجود میں آیا ہے
 از نیازِ عاشقان جان فشان
 جان شارع اشتوں کے نیاز سے
 از پس ہر فرہ حق بیند عیان
 ہر فرہ کے ساتھ اللہ کو دیکھتا ہے
 دوست بیندا و بو و صاحب نہ
 دوست دیکھتا ہے وہ ہنسنند ہے

عقل میکوید کہ خود را بیش کرن
 عقل کرتی ہے اپنے آپ کو بڑھاؤ
 عقل کو یہ شادی و مرحم طلب
 عقل کرتی ہے کہ خوشی اور مرحم طلب کر
 پا رخواہی در طرق عشق او
 داخل ہونا چاہتا ہے تو اسے عشق کی راہ میں
 حق جہان را از محبت آفرین
 اللہ نے جہان کو محبت سے پیدا کیا
 شد محبت روح و عالمِ جملت
 محبت روح ہے اور تمام عالمِ جسم ہے
 چونکہ دارِ عشق ہر جائی طمور
 چونکہ عشق کا طمور ہر جگہ میں ہے
 ہر حصہ دار و در جہان بود و نبود
 جسکے لئے جہان میں ہرستی اورستی ہے
 نازِ مششووقان ہمیکر دو عیان
 نازِ مششووقون کا طاف ہوتا ہے
 چشم بینا ہر کہ دار و در جہان
 جسکی آنکھ دیکھنے والی ہے دنیا میں
 ہر کہ اور صورت ہر خیر و شر
 جو کہ ہر نیک و بد کی صورت میں

ہر دو عالم و حقیقت عکس ا وست
 دونون جہاں حقیقت میں دوست عکس ہے
 تا پہ بینید ویدہ و امتحان پر آب
 تا بینید جب تک نہ دیکھے وہ اپن کی انکھیں نسودی بارے ہوئے
 و حقیقت غیر اود یار نیست
 حقیقت میں سدا یار کے کوئی چلنے والا نہیں ہے
 ہچو دریا کو نہ ان شد و حباب
 جیسے دریا کہ وہ چھپ جائے جاب میں
 دیدہ واکن حیرہ اسرائیل میں
 انکھ کھول بھیدون کا چہرہ دیکھ
 پر وہ بکشا شاہر معلوم را
 پر وہ کھول جانے ہوتے ملبوق کا
 تاشو و پیش تو ایمنی درست
 تا کہ ہٹوئے تیرے نزدیک یہ صہون پورا
 خار و کل عین اندر اصل تبار
 کاٹا اور پھول عین یکدگر ہیں اصل میں
 ہم زوجی این سخن پا شد پسند
 ایک پہلو سے یہ بھی مشہد ہو گا
 عارف انرا کی درستی میں اس
 پچانتے والوں کو اس ضرورت کے لئے

شد جہاں آئینہ رخسار و دست
 دنیا آئینہ ہے دوست کے منہ کا
 روی عندر اکی برانداز و نقاب
 عندر اکا منہ کب نقاب اوٹھائے
 عاشق و ملبوق غیر یار نیست
 عاشق او ملبوق سدا یار کے نہیں ہے
 یار پہا نیست درزیر نقاب
 یار پوشیدہ ہے نقاب میں
 پر وہ بردار و جمال یار میں
 پر وہ اوٹھا اور یار کا حسن دیکھ
 نیست کن این حیرہ موہوم را
 نیست کر اس ذہبی چہرہ کو
 خار و کل بنکر کہ از کشا خست
 کاٹا اور پھول دیکھ کہ ایک شاخ سے اگے
 اگر بصورت کل نما یہ غیر خار
 اگر ظاہر پھول دکھائی دے بغیر کاٹے کے
 گر بولی خار و کل ضد ہم اند
 اگر تو کہ کاٹا اور پھول با یکدگر ضمین
 درستی کوئی کہ خار و کل میست
 اور جو تورہ کتا ہے کہ کاٹا اور پھول ایک ہے

جاہل رکو یہ صواب آن تم خات
 نا دان اگر صحیح کے وہ بھی غلط ہے
 ہست عاشق را ہر اڑاں کفتگو
 ہیں عاشق کی مہارون گفتگو
 کشتم زان منکر اہل خدا
 اس لئے اللہ والوں کا منکر ہو گیا ہے
 ہر کی درخوردِ خود رہ پیرہ یا
 ہر ایک نے اپنے مادہ کے لائق اس کے حصہ پایا
 ہم قدر روز نہ انگشت تاب
 روشنہ دان کی مفتدار پوچا
 تا شود این خانہ پر نور و ضیا
 تا کہ یہ گھر اور روشنی سے بھر جائے
 پر شود خانہ ز نور آفتاب
 بھر جائے گھر آفتاب کے نور سے
 یو د تو آمد بر وے تو عاب
 تیری ہستی تیرنے نہ کا تعاب ہے
 تا عیان بینی تور وی یا رزو
 تا کہ کھلہ کھلا دیکھے تو یار کا تھہ جلدی
 حق نہ انست نباید شد عیان
 حق پوشیدہ ہے اور نہ چاہیڈا ظاہر ہوں

مرد عارف ہر چیز میگوید وہ است
 مروپچانے والا جو کتنا ہے جائز ہے
 بتر ساز وہم خیال ما و تو
 باہر ہمارے اور تیرے دھم و خیال کی حد
 اربابِ صفا قونداری ذوق ارباب و صفا
 تو نہیں رکھتا ہے مذاق کے لوگوں کا
 ہمر و لیش ببرہمہ فرات ہفت
 اُسکے چہرون کا آفتاب بہ فردون پڑھ کے
 در درون خانہ نور آفتاب
 گھر کے اندر آفتاب کا دور
 روزن از خانہ کشا این خانہ را
 روشنہ دان طڑھا اس گھر کے لئے
 سقف دیوار اس آگسازی خرا
 اسکے دیوار کی چھت اگر کھود ڈال
 کشف در معنی بود رفع حجایب
 کھولنا حقیقت میں پردہ اوٹھا دینا ہے
 پر دھ خود از میان بردوار رو
 پردہ ہستی کا در میان سے اوٹھا جلد
 تا تعین سخنہ را ز میان
 جب تک میں در میان سے نہ اوٹھ جائے

تاعیان ہنی کہستی جملہ وست
 ساکر کھل کھلا دیکھے تو کہستی تمام و کمال وہی
 در حق پیدا است در کون مکان
 داگر نہ حق ظاہر ہے تمام عالم میں
 چون بُرخیزی لشیمند حق بجات
 جو تو اٹھ جائیگا ائند بیٹھے کا تیری جگہ میں
 مست این می داں تو جام دہم
 اس شراب کا ست جان تو جام اور سبتو کو
 خانہ عشق سست عالم بی سخن
 کھر عشق کا ہے عالم لا کلام
 کرنا شد عشق عالم مردہ است
 اگر عشق نہ عالم مردہ ہے
 تا بہنی ہست کعبہ عین دری
 تاکر دیکھے تو کعبہ عین تباہ نہ ہے
 غیر حق درہ در عالم کو کہست
 اسرے ائند دن جان میں تباہ کون ہے
 عین دریا کشتمش باشد بقا
 عین دریا ہو جانا اسکا بقا ہے
 فرد آئی در حنلا د در ملا
 اگر ہے تو تھائی اور محبت میں

از تعین شد حجاب روی دوست
 تعین سے ہوا پرده دوست لے منہ کا
 سندرا و تو تویی آمد بران
 تیری راہ کی دیوار خود می ہے جان لے
 نیست از خود شوکہ تایا بی نجات
 اپنے آپ کوست کرتا کہ تو بجات پائے
 عشق آمد چون می و عالم سبو
 عشق مانند شراب کے ہے اور عالم لکڑا
 عشق چون جانست عالم ہمچون
 عشق مانند جان کے ہے اور عالم ماں جسم کے
 بر جمال عشق عالم پرده است
 عشق کے حسن پر عالم پرده ہے
 محو کن از لوح ہستی نقش غیر
 ملادے ہستی کی لوح سے غیر کا نقش
 قطرہ دریا قیامت خودی می سست
 قطرہ اور دریا حقیقت میں خود ایک ہی ۴
 قطرہ دریا قیامت خودی می سست
 قطرہ دریا میں پڑا اور ہوا فنا
 چیست وحدت آنکہ از غیر خدا
 کیا ہے وحدت یہ ہے کہ ما سے اللہ ہے

چیست اخلاص کافکہ ان غیر خدا
کیا ہے اخلاص یہ سے ماسوے انتہے
ہر کہ صابر غریب لائی یاریت

جو صابر نہیں ہے اُنقیار کے نہیں ہے
دوزخ و جہت یقین شبوکہ چیت
دوزخ اور جہت یقیناً سُن کہ کیا ہے
اوچو خور شید است و ماچون سا ۴۱م
وہ مانند آفتاب کے ہے اوہم مانند چھاؤں کے ہیں
تابع نور است سایہ روز رو ب

سماج نور کا ہے سایہ دن اور رات
ہستی سایہ یقین از نور وان
ہستی سایہ کی یقیناً نور سے جان
می نمایہ سالما از عکس نور
نظر آتے ہیں سایہ عکس نور سے
گر نہان گر دوز مانی نور خور
اگر چہ جاتا ہے کچھ دیر نور آفتاب کا
سایہ باچون محو نور خور شود
سایہ بح نور آفتاب یہ مٹ جائیں
غیرت حق دیدیے یارا کو کرو
اُسکی غیرت نے آنکھوں کو انہ حاکر دیا

جان و دل سازی فدائی این قضا
جان ددل کرے تو الگ بے جوانمرد
دعوی عشقش بجزیرہ نیپوں اڑیت
اسکا دعوی عشق بجزیرہ غرور کے مذہبیں ہے
جز فراق و جزو صال و دوست
سو احمدائی اور سوا اصل دوست کے نہیں
ہمچو نور و سایہ ما جسمایہ ایم
مانند و صوب اور چھاؤں کے ہم جسمایہ ہیں
نور خواہی کوئی سایہ طلب
نور چاہتا ہے اگر کاؤ سایہ طلب کر
سایہ را بیٹک دلیل نور خون
سایہ کو بیٹک رسیل نور کی کہ
سایہ را از نور نتوان کر دو در
سایہ کو نور سے نہیں کر سکتے ہیں دو در
سایہ ہانا چیز کر دو سرہبر
سایہ بیٹھ ہو جاتے ہیں تام
و صل اور ادرز مان ورنگو شود
جلدی و صلی آفتاب قابل ہو جاتے ہیں
غیرت فرم خلق غیر از سوز ورد
نہیں ہے حصہ خلق کا اسا سوتا در ورد

نڑا	دیدہ حق میں اگر بودھی مرا
نڑا	تیری آنکھے آگز حق بین ہوئی
نڑا	اوسرخ نہ ہر فرڑہ بنمودھی مرا
	دہ را پک فرڑہ سے تجھکو نسخہ ذکھاتا

تمہارے

الحمد لله ثم الحمد لله كه درين آدن برکت اقران رساله سفید ساکان راه ہری آدمی را خدا
خیلے عارفان و ساکان - محظوظ قلوب درویشان - مطلوب دل دو راند بیان
کاشف اسرار سوم ہ مشنونی حضرت شیخ فرید الدین عطار کہ شرحت

ملوا ز مصاین پرانوار و ہر مرصع ش قابل غور اولی الابصار است

آب اہتمام خاکسار فرہ بسیددار سرای عجز و انکار محمد عبد اللہ صدیقی

تجاؤز عن ذلوب رب الغفاری جتنی صحت و خوبی خط مع اضافہ

ترجمہ جدید لائق دیدیزبان اردو با محاورہ در

طبع مجتبائی شہر لکھنؤ باہ مبارک ویجمی

طلیله مطابق ماہ مئی

۹۹۸ء مطبوع شدہ

مقبول و محظوظ صوفیان

با صفت

گردید

مشنونی حضرت شیخ فرید الدین عطا

مشنونی حضرت شیخ فرید الدین عطا